Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | یکم ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ — ۵ ہجرت ۱۳۵۲ ہش — ۵ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۹۹

# حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند مہتم بالشّان بشارتیں

## کہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں

## جو تیری ذلّت چاہے میں اُسے ذلیل کرونگا۔ اللہ تیرا اجر ہے اور اللہ تجھے تیرا جلال عطا کریگا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم رُوحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی چند مہتم بالشان بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اِس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اِس زمانہ کے علماء کی آوازیں آ رہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ نداء ہے کہ

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اِس شخص کی بیخکنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے۔

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْكَ الدَّوَائِرَ عَلَیْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ۔

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اِس شخص کو سخت ذلیل اور رُسوا کریں۔ اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ اَللّٰهُ اَجْرُكَ اَللّٰهُ یُعْطِیْكَ جَلَالَكَ۔

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لِکھ رہے ہیں کہ اِس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اِس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹ - بحوالہ "تذکرۃ" طبع دوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

# اخبار احمدیہ

ربوہ — ۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔

لیکن ابھی پُوری طرح آرام نہیں آیا۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

---

ربوہ — ۴ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ "ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے کچھ حرارت ہے اور بدن میں درد کی تکلیف بھی ابھی چل رہی ہے۔"

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا بخشے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

---

اللہ تعالیٰ نے مکرم بشارت الرحمٰن صاحب ظفر کو ۸ فروری کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام صادقہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو خادمۂ دین بنائے اور عمر میں برکت دے۔ آمین

---

انڈونیشیا کے ایک پُرانے مخلص احمدی دوست مکرم عبدالجلیل صاحب کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب انکی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

(نائب وکیل التبشیر)

---

## یومِ خلافت — ۲۷ مئی بروز اتوار

## جماعتیں اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کریں!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔ اس سے اگلے روز ۲۷ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا اور اِس طرح خدا تعالیٰ کے اذن سے جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔

حسب سابق ۲۷ مئی کو تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں۔ جن میں خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات پر تقاریر کی جائیں۔

جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

# ابتلاء کے وقت مومنوں کا اصل اور حقیقی ہتھیار

خدائی جماعتوں کے افراد اگرچہ غلبۂ حق کی خاطر بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیوں سے کام لیتے اور ہر ممکن تدابیر بروئے کار لاتے ہیں لیکن ان کا پہلا اور آخری ہتھیار دُعا ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بغیر اس عظیم الشان مہم میں ہرگز بھی کامیاب نہیں ہو سکتے اور حصولِ نصرتِ الٰہی کا ایک بڑا اور اہم ذریعہ دُعا ہی ہے۔ چنانچہ ایک طرف وہ بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کر رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر کر وہ اُسکے حضور تضرع اور ابتہال سے دُعائیں کر رہے ہوتے ہیں کہ خدا تعالےٰ آسمان سے فوجِ ملائک اتار کر ان کی مدد فرمائے اور انہیں ان کے مقصد میں کامیابی بخشے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت کے بموجب غلبۂ حق کی اِس مہم کے دوران جب انہیں ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا اور مشکلات و مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو دعاؤں میں ان کا شغف اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جوں جوں مصائب بڑھتے اور مہیب شکل اختیار کرتے ہیں اسی قدر ان کے اندر سوز و گداز اور تضرع و ابتہال کی کیفیت بڑھتی ہے اور وہ انتہائی اضطراب کی حالت میں جب پورے استقلال کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں تو ایسی متضرعانہ اور مضطربانہ دُعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہو کر اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کا وسیلہ ثابت ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی تائید و نصرت نازل ہو کر مشکلات و مصائب کو کالعدم کر کے رکھ دیتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ اور زیادہ برق رفتاری کے ساتھ غلبۂ حق کی منزل کی طرف بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی منزل کے اَور زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا سارا زور دعا ہی پر ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرانے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اُسی لئے سب سے زیادہ زور دعا ہی پر دیا ہے۔ آپؑ نے جہاں غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے وہاں کامیابی کے اصل اور حقیقی ذریعہ یعنی دعا پر بھی بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپؑ نے دُعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"ساری عقدہ کشائیاں دُعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے صرف ایک دُعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔ انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکل کو کبھی ہاتھ سے نہ دے۔ . . . . اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲)

یہ امر واضح کرنے کے علاوہ کہ تمام عقدہ کشائیاں دُعا ہی کے ذریعہ ہوتی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومنوں پر ابتلاء آنے کی ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ تا مومنوں کے اندر اضطراب پیدا ہو اور دعا کے لئے جوش بڑھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اُس ابتلاء میں مضطر ہونے کے لئے گڑگڑا گڑگڑا کر دُعائیں مانگیں اور اس طرح قبولیت دعا کا حظ اٹھائیں، اُس کی معجزانہ قدرت کے جلوے دیکھیں اور اس کے افضال و انعامات کے مورد بنیں۔ چنانچہ حضور مومنوں کو پیش آنے والے ابتلاؤں اور مصائب کی اس غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دُعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۵)

اور بالخصوص جب یہ ابتلاء حق کے مخالفوں کی طرف سے مقبولین کو دُکھ اور ایذا پہنچانے کی شکل میں ظاہر ہو اور مخالفین کی ایذادہی اپنی انتہاء کو پہنچ جائے تو پھر خدا تعالیٰ مقبولین کی دُعاؤں کو ایسے خارق عادت رنگ میں قبول فرماتا ہے کہ وہ قبولیت اور اس کا عملی ظہور ایک عظیم الشان خدائی نشان کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے بلکہ ایسے وقت میں اضطراب کے باوجود مومنوں کے دل اَور زیادہ تسلّی پکڑ جاتے ہیں کہ اب خدائی نشان ظاہر ہونے ہی والا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابتِ دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا اُن کی سُنتا ہے، اور اُس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے، مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ اُن کو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا اُن لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اُس کے ہو جاتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱)

سو گویا ابتلاء بھی مومنوں کے لئے ترقی کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے کھاد کا کام دیتے ہیں جس کے اثر سے کھیتی خوب لہلہاتی اور سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔ اسی طرح ابتلاء اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مومنوں کو اَور زیادہ ترقیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے ہی آتے ہیں۔ اس لئے مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ابتلاؤں کے دوران یاس کو پاس نہ آنے دیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے اُسکے حضور متضرعانہ دُعاؤں میں مصروف ہو جائیں اور اس بات پر کامل یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ ان کی دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اپنی تائید و نصرت کا چمکتا ہوا نشان ظاہر فرمائیگا جسکے نتیجہ میں وہ پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف بڑھنا شروع کر دینگے۔ اضطراب کی حالت میں بھی یہ خدائی بشارت ان کے لئے ازحد تسلّی اور سکینت و اطمینان کا موجب ہوتی ہے کہ:-

"جب حد سے زیادہ انکو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر"

## تقریب شادی

ربوہ ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء بعد نماز عصر عزیزہ امۃ النصیر سلمہا بی۔اے بنت مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری اور عزیز مکرم مولوی صالح محمد صاحب شاہد ابن مکرم جناب فتح محمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھا تھا۔ عزیزہ امۃ النصیر سلمہا حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضؓ کی پوتی اور حضرت مرزا محمد شفیع صاحب رضؓ کی نواسی ہیں۔

۲۱ اپریل کو تقریب رخصتانہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ اسکے بعد مکرم ظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر کی دعائیہ نظم جو خاص اس موقع کیلئے کہی گئی تھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

۲۲ اپریل کو مکرم جناب فتح محمد صاحب نے اپنے مکان واقعہ دارالنصر غربی پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# محترم جناب سید داؤد احمد صاحب مرحوم کے چند شمائل

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

کتنے خوش قسمت اور کامیاب انسان وہ ہیں جو اپنی اس عارضی اور محدود زندگی سے دائمی اور مستقل زندگی کے لئے پورا زادِ راہ جمع کر لیتے ہیں۔ وہ جب دنیا میں آتے ہیں تو تکلیف ولادت سے رو رہے ہوتے ہیں۔ اور جب اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں تو سارے جہاں کو روتا چھوڑ کر جاتے ہیں۔ ان پر آسمان بھی روتا ہے اور زمین بھی۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ایک عرب شاعر نے کہا ہے۔

انت الذی ولدتک امک باکیا
والناس حولک یضحکون سرورا
فاحرص علی عمل تکون اذا بکوا
فی وقت موتک ضاحکا مسرورا

کہ اے انسان! جب تیری والدہ تجھے جنم دیتی ہے تو تو رو رہا ہوتا ہے اور لوگ تیری ولادت سے خوشی سے ہنس رہے ہوتے ہیں۔ تو دنیا میں ایسے نیک اعمال بجا لا کہ جب تیری وفات کا وقت آئے تو تو خوش اور مسکراتا جائے اور لوگ تیرے بعد رو رہے ہوں۔

ہمارے نہایت قابل و محسن استاد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مرحوم بھی ایسے ہی پارسا اور سراپا عمل انسانوں میں سے تھے کہ جن پر مندرجہ بالا اشعار کا پورا پورا اطلاق ہوتا ہے۔

مرحوم سید داؤد احمد صاحب نے ۴۶ برس کی عمر میں ایسے اعلیٰ کارنامے سرانجام دیئے ہیں کہ ان کا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا۔ ان کی طبیعت میں غرباء و مساکین اور محتاجوں کے لئے ہمدردی کے خاص جذبات تھے۔ وہ مقدور بھر اس میدان میں سائلوں اور محروم طبقہ کی مدد کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی قابلیت دی تھی۔ اس قابلیت کا سلسلہ کے اہم مواقع پر نمایاں اظہار ہوتا تھا۔ جلسہ سالانہ ہو یا سالانہ اجتماع انصار اللہ ہو یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بلاد غربیہ سے کامیاب مراجعت کی خوشی میں سب اہل ربوہ کی دعوت کا انتظام ہو ہر موقعہ پر محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی قابلیت اور حسنِ انتظام جلوہ گر ہوتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی افریقہ کے سفر سے واپسی پر پہلی دعوتِ عام کا حسن سلیقے خوبصورتی اور حسن ترتیب سے جناب میر صاحب مرحوم نے انتظام کیا تھا وہ آنکھوں کے سامنے ہے اور آج تک اس کی بے نظیری کا سب کو اعتراف ہے۔

حضرت میر داؤد احمد صاحب میں ایک عظیم خوبی ان کی خاکساری تھی وہ شائستگی اور وضعداری کے بہت پابند تھے۔ مگر بایں ہمہ انانیت اور تکبر و غرور سے محفوظ انسان تھے۔

۲۰ فروری ۱۹۷۳ء کو گولبازار کی پختہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس کے لئے تشریف لانے والے تھے مگر اپنی علالت اور ضعف کی وجہ سے حضور نے عین وقت پر اس عاجز کو سنگ بنیاد رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ صدر محلہ مکرم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب استاد نے اس موقع پر جن بزرگوں کو مدعو کر رکھا تھا ان میں محترم جناب میر داؤد احمد صاحب کا اسم گرامی بھی تھا جب خاکسار نے انہیں کہا کہ حضرت آگے بڑھ کر اینٹ رکھیں تو کہنے لگے کہ میں کہاں سے حضرت بن گیا ہوں میں نے کہا کہ حضرت خود نہیں بنا کرتے اللہ بناتا ہے۔ اور آپ کو ہماری نگاہ میں یہ درجہ حاصل ہے اس وقت یہ وہم بھی نہ تھا کہ میری ان سے یہ آخری ملاقات اور آخری گفتگو ہوگی۔ وہ جلد بعد لاہور اور راولپنڈی علاج کے لئے تشریف لے گئے اور جب ربوہ واپس آئے تو بیماری بے حد آگے بڑھ چکی تھی۔ ہم دعائیں تو کرتے رہے اور امید بھی قائم رہی۔ بیماری کی شدت کا اتار چڑھاؤ ہوتا رہا۔ آخری روز کا واقعہ (اعوذ باللہ من اعجابی بنفسی) ذکر کرتا ہوں۔

رات گیارہ بجے کے قریب جامعہ احمدیہ کے طالب علم عزیز عبدالمنان صاحب طاہر محترم سید میر محمود احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کا پیغام لائے کہ حالت بہت خراب ہے دعا کریں۔ میں نے دعا کی طرف توجہ کی تو یہ الفاظ سنائی دیئے۔

"قدِ انتھیٰ"

کہ آخری وقت آپہنچا ہے۔ پھر ایک نظارہ نظر آیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو میر داؤد احمد صاحب کے لانے کے لئے بھجوایا ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اطلاع پہنچ گئی کہ محترم میر داؤد احمد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(جناب میر صاحب مرحوم کو حدیث نبوی سے خاص شغف تھا۔ بڑی توجہ سے احادیث نبویہ کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ موسمی تعطیلات میں اساتذہ کو فرصت کا موقعہ ہوتا ہے۔ فضل عمر درس القرآن کلاس انہی تعطیلات میں منعقد ہوتی ہے کہ اس موقع پر جب بھی محترم جناب میر صاحب سے حدیث کا مضمون پڑھانے کے لئے کہا گیا انہوں نے بصد خوشی اسے منظور فرمایا اور پورے شوق و انہماک سے طلبہ و طالبات کو پڑھایا ورنہ عام حالات میں اپنی خاکساری کی بناء پر وہ تقریر وغیرہ سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرتے تھے۔

مجلس ارشاد مرکزیہ میں تحقیقی مقالے پڑھے جاتے ہیں اس مجلس کے لئے مضمون اور مقرر کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عنایت فرماتے ہیں۔ خاکسار تجویز پیش کرتا ہے ایک دفعہ محترم جناب میر داؤد احمد صاحب مرحوم کا نام بھی مقرر ہو گیا۔

انہوں نے حضور کے ادب و احترام کے پیش نظر اس مرتبہ تو تقریر کر دی مگر آئندہ کے لئے پر زور اصرار و الحاح فرمایا کہ میرا نام تجویز نہ کیا جائے۔ میں نے ازراہ مذاق ان سے کہا کہ اس شرط پر یہ بات مانی جا سکتی ہے کہ آپ بطور ناظر خدمت درویشان قادیان کے جلسہ پر جانے والوں میں میرا نام تجویز کر دیا کریں۔ انہیں تقریر سے بچنے کا اتنا جذبہ تھا کہ انہوں نے اس شرط کو مان لیا۔ اگرچہ اس کے بعد قادیان کے جلسہ کے راستہ میں دوسری رکاوٹیں پیدا ہو گئیں۔ یہ سب محترم میر صاحب کا خود نمائی سے بچنے کی فطری خواہش کا مبالغہ آمیز اظہار تھا۔

جن دنوں محترم میر صاحب مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر تھے۔ اپنے فرض منصبی کے تحت انہیں تقریریں کرنی پڑتی تھیں اور وہ خوب تقریر کرتے تھے ایک مرتبہ وہ مجلس راولپنڈی کے اجتماع میں تقریر کے لئے تشریف لے گئے اس دن میں بھی وہاں تھا۔ انہوں نے عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی ایک نہایت مؤثر تقریر فرمائی جس کا لب لباب یہ تھا کہ عشق نبوی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے ہر قول و فعل کی بلاچون و چرا تقلید کی جائے دلیل سمجھ آئے یا نہ آئے وہی کرنا چاہئے جو حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا ہے۔ اس تقریر کے بعد میں نے انہیں مبارکباد دی اور کہا کہ جن بعض ظاہری امور میں ہم لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کو معمولی سمجھتے ہیں۔ یہ بہت بڑی بھول ہے جہاں تک ممکن ہو سرمو چھوٹی بڑی بات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو اپنانا چاہئے۔ حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ تنقید کو سننے کے لئے تیار رہتے تھے وہاں جب تک بات سمجھ نہ آجائے اپنی رائے پر پختہ رہتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah



احادیث نبویہ کی پیروی ان کا شعار
تھا۔ ان کی طبیعت کسی قسم کی بدعت کو برداشت
نہ کرتی تھی۔ بلکہ بظاہر وہ اس میں قدرے
متشدد محسوس ہوتے تھے۔ اعتکاف اور دیگر
عبادات بعینہا اسی طرح بجالانے کے حامی تھے
جس طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے خود نہایت رقت اور پوری طرح
سنوار کر عبادت ادا کرتے تھے جمعہ کے روز جمعہ
سے پہلے جو بعض دعاؤں وغیرہ کے لئے اعلانات
ہونے لگتے ہیں میر صاحب مرحوم اس بنا
پر انہیں ناپسند کرتے تھے کہ سنتیں پڑھنے
والے نمازیوں کی توجہ میں اس سے خلل
پڑ سکتا ہے۔ غرض آپ کی زندگی انفرادی
اور اجتماعی عبادات میں بھی ایک عمدہ
نمونہ تھی۔

نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ
انہیں شدید قلبی رابطہ تھا۔ شاید وہ کسی
احمدی کہلانے والے کی کسی دوسری کمزوری
کو برداشت کر لیں مگر نظام سلسلہ سے بغاوت
اور خلافت کے خلاف ادنیٰ سی بھی بے راہ
روی ان کے لئے سخت ناقابل برداشت تھی
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے
عہد سعادت مہد میں انہوں نے پرورش
پائی تھی حضور سے انہیں خاص عشق تھا۔
خلافت ثالثہ میں بھی ان کے اخلاص اور دلی
وابستگی کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے
وہ خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے
ارشادات سے اختلاف کا تصور بھی نہیں کر سکتے
تھے۔ جب تک مشورہ کی بات رہتی وہ اپنی
رائے نہایت ادب سے مگر پوری وضاحت
کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش کر دیتے
تھے۔ لیکن جب حضور فیصلہ فرما دیتے تو محترم
میر صاحب مرحوم سمعاً و طاعۃً کی مثال ہوتے
تھے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء و
رفع درجاتہ فی الجنۃ العلیا۔

اللہ تعالیٰ نے محترم میر صاحب کو
طبیعت کی شگفتگی عطا فرمائی تھی مجلس میں
بڑے برجستہ عمدہ لطائف بیان کرنا ان کا خلق
تھا۔ ربوہ کی مدیران جرائد کی مجلس کے فعال
رکن تھے۔ اس مجلس کے جس اجلاس میں
حضرت میر صاحب مرحوم نہ ہوں وہ پھیکا
پھیکا سا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ مزاح کے طور
پر مجھے کہنے لگے کہ تمہیں دونوں بھائی تو
آپ کے شاگرد ہیں مگر میں محفوظ رہا ہوں
میں نے کہا کہ کیا محفوظ رہے ہیں آپ مکرم
مولوی غلام باری صاحب سیف کے شاگرد
بن گئے جو میرے شاگرد ہیں۔ کہنے لگے
آپ کے بیٹے عزیز عطاء الکریم اور عزیز عطاء المجیب
تو میرے شاگرد ہیں۔ میں نے کہا

**ھذہ بتلک**

کا یہ سلسلہ تو جاری رہے گا۔ سچ یہ ہے کہ
مجلسی زندگی میں بھی میر داؤد احمد صاحب
مرحوم ایک دلکش شخصیت تھے۔

محترم جناب میر داؤد احمد صاحب
بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے
تھے عزیز سید سلیمان قمر سلمہ اللہ تعالیٰ
کو سلسلہ اور سلسلہ کے خادموں کے
احترام کی بہترین تربیت دی ہے۔ عام
جماعتی اجتماعوں اور تربیتی و تعلیمی کلاسوں
میں اسے بڑے تعہد سے شامل فرماتے
اور خیال رکھتے کہ وہ صحیح طور پر استفادہ
کرے بفضل عمر درس القرآن کلاس
میں بھی شمولیت کی تلقین فرماتے۔

حضرت میر صاحب مرحوم کی
بڑی صاحبزادی عزیزہ امۃ المصور (سلمہا
اللہ تعالیٰ) بی اے تک میری بچی عزیزہ
امۃ الحکیم لطیفہ سلمہا اللہ تعالیٰ حال
یوگنڈا کی ہم جماعت تھی۔ دونوں بچیوں
میں جماعت میں امتحانات کے موقعہ پر
علمی مسابقت جاری رہتی تھی۔ ایک انعامی
امتحان میں تو دونوں کے نمبر برابر تھے۔
اور دونوں کو انعام ملا تھا۔ حضرت میر
صاحب نے اپنے سب بچوں کی نہایت
عمدہ تربیت فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ان کے بچوں کا حامی و ناصر رہے۔
اللھم آمین۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی مناسب
ہے کہ محترم میر صاحب مرحوم نے سیدنا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا
جو بہترین حلیہ اور ضخیم خلاصہ حضور کے
اپنے الفاظ میں "حضرت مرزا غلام احمد
قادیانی" کے عنوان سے شائع فرمایا اس
میں آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی
سیدہ امۃ الباسط صاحبہ کا بڑا حصہ ہے اس
خاص تعاون کا آپ نے کتاب کے دیباچہ
میں بڑے پیارے الفاظ میں تذکرہ فرمایا
ہے جزاہما اللہ خیراً۔

باقی تربیت میں مگر ایک بات کا
ذکر کر کے اس مقالہ کو ختم کرتا ہوں اور
وہ یہ کہ محترم میر صاحب کی طبیعت میں
نفاست پسندی کوٹ کوٹ
کر بھری ہوئی تھی۔ تعمیرات میں بھی عمدہ
اور پائیدار تعمیر کرانے کا آپ کو خاص ملکہ
تھا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت
کو اپنی خاص نگرانی میں تیار کروایا۔
اور ابھی جامعہ میں ایک عمدہ مسجد کی تعمیر
کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ تمام تعمیرات اور
وہ سب طلباء و علماء جو محترم میر صاحب کے
ذریعہ استفادہ کر کے میدان تبلیغ میں خدمات
دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ آپ کی
بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہوں گے۔ دعا ہے
کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی محترم سید
داؤد احمد صاحب مرحوم کو اپنے خاص
قرب سے نوازے اور ان کے بعد ان کے
بچوں بچیوں اور جملہ اعزہ کو اپنے فضلوں
سے نوازتا رہے آمین۔ صرف وہی ہمارا
سہارا اور ہمارا حقیقی کارساز ہے۔

# مجالس انصاراللہ ضلع ساہیوال کا سالانہ اجتماع

۱۸ مارچ کو چک نمبر ۹/۱۱ ایل میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نمائندہ مرکز مجالس انصاراللہ ضلع ساہیوال کے اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے انصاراللہ سے ان کا عہد دہرایا۔ اور اس کے بعد افتتاحی خطاب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کے بعد مکرم حافظ عبدالرشید صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے سنایا۔ محترم مرزا احمد بیگ صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید (نمائندہ مرکز) نے احیاء اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدوجہد کے عنوان پر اور مکرم مولوی لطیف احمد صاحب مربی ساہیوال نے "شان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جماعت احمدیہ کی نظر میں" کے موضوع پر انصار سے خطاب فرمایا۔ پھر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی لکھی ہوئی ایک نعت رسول سنائی جس کے بعد مکرم محمد عبدالوہاب صاحب مربی اوکاڑہ اور خاکسار ڈاکٹر شعاع الرحمٰن ناظم انصاراللہ ضلع ساہیوال نے علی الترتیب "اخوت و مروت اور مہمان نوازی" "انصاراللہ کی ذمہ داریاں" کے مواضیع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر انصاراللہ مرکزیہ کی ایک چٹھی بھی پڑھ کر سنائی۔ جو اس اجتماع میں ذاتی طور پر شامل نہ ہو سکنے سے متعلق آپ نے لکھی تھی۔

اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں مرکزی نمائندگان اور مکرم مربی ضلع ساہیوال نے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

اجتماع کا دوسرا اجلاس سوا دو بجے بعد دوپہر خاکسار ڈاکٹر شعاع الرحمٰن ناظم انصاراللہ ضلع ساہیوال کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے "مقام خلافت" پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب نے "اطاعت نظام اور اس کی اہمیت" پر روشنی ڈالی۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے "تعلیم قرآن اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال نے "نماز باجماعت کی ضرورت اور اہمیت" سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

آخر میں صدر اجلاس نے انصاراللہ کا عہد دہرایا۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نمائندہ مرکز نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

دونوں اجلاسوں کے وقفہ میں مقامی مجلس کی طرف سے اجتماع میں شرکت کرنے والوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ اجتماع میں ضلع بھر کی ۴۳ مجالس میں سے ۲۲ مجالس کے نمائندوں نے شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج مرتب فرمائے۔ آمین

(ناظم مجالس انصاراللہ ضلع ساہیوال)

# اطفال کے مرکزی امتحانات

والدین اور ناظمین و قائدین خدام الاحمدیہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال کے معیار ستارہ، ہلال، قمر، بدر کے امتحانات ۲۵ مئی کو منعقد ہوں گے۔ نیز "یاد رکھنے کی باتیں" کا زبانی امتحان بھی ہوگا۔ اس لئے اطفال کو کلاسز لگا کر اور علیحدہ گھروں میں بھی تیاری کروائی جائے۔ بچوں کو اس طرح مصروف رکھ کر آوارگی سے بچایا جا سکتا ہے۔ "یاد رکھنے کی باتیں" کا کورس اس طرح تقسیم کیا گیا ہے ستارہ کے لئے ۱ تا ۸، ہلال ۵ تا ۱۳، قمر ۵ تا ۲۱، بدر مکمل رسالہ جو اطفال سارا رسالہ زبانی یاد کر کے سنا لیں گے ان کو امتیازی سند دی جائے گی۔ پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ تین ماہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بیماری کے لمبا ہو جانے سے ہم سب پریشان ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ماسٹر محمد اسمٰعیل دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلبہ رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کیلئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
مکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" چوہدری عبد الواحد صاحب
" مولوی سلطان محمود صاحب انور
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
" بشیر احمد صاحب خادم
" نصر اللہ خان صاحب ناصر
" نور احمد مرتضیٰ صاحب
" مرزا محمد حسین صاحب
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی۔
" شیخ فضل احمد صاحب
" شیخ فضل احمد صاحب (از طرف حضرت شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام)
" محمد اسلم صاحب صابر (از طرف والد صاحب مرحوم)
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب کاظمی مرحوم)
" ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب
" چوہدری کریم احمد صاحب
مکرمہ نسیم اختر صاحبہ
" امۃ الحفیظ صاحبہ (از طرف مرزا عبد الحمید صاحب مرحوم)
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید حبیب اللہ صاحب زکی مرحوم
" قدسیہ ارشاد صاحبہ (از طرف حرمت النساء بیگم مرحومہ)
" مجیدہ شاہ نواز صاحبہ
مکرم محمد عبد القدیر صاحب
" ملک عبد الرب صاحب
" نسیم احمد صاحب باجوہ
" سیٹھ محمد یوسف صاحب

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
" ڈاکٹر محمد احمد ظہور صاحب
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
" گیانی عبد اللہ صاحب
" مختار احمد صاحب ہاشمی
" حمید احمد صاحب خالد
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
مکرم ناصر احمد صاحب
مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ
مکرمہ تسلیم بیگم صاحبہ
مکرم ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
" سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب
" شیخ رفیع الدین احمد صاحب

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے تبلیغ/فروری ۱۳۵۲ ہش ۱۹۷۳ء میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب | ربوہ | ۱ــ۰۰ |
| " قاضی عبد السلام بھٹی | ربوہ | ۳۰ــ۰۰ |
| " فضل الرحمٰن صاحب | ربوہ | ۵ــ۰۰ |
| " لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان | ربوہ | ۵ــ۰۰ |
| " سید احمد شاہ صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ | ربوہ | ۲ــ۵۰ |
| " مولانا ظہور حسین صاحب | ربوہ | ۱۰۰ــ۰۰ |
| " نسیم مہدی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ | | ۱ــ۰۰ |
| " صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب از طرف حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب | | ۲۵ــ۰۰ |
| " وسیم احمد کوثر صاحب جماعت ہفتم | ربوہ | ۲۵ــ۰۰ |
| " مبارک احمد صاحب | " | ۳۵ــ۰۰ |
| " محمد زکریا صاحب متعلم جامعہ احمدیہ | " | ۲ــ۰۰ |

(باقی)

# دعوتِ ولیمہ و درخواستِ دعا

مورخہ ۱۹ اپریل ۷۳ء کو مکرم مرزا عبد الحمید صاحب آف میرپور خاص (سندھ) نے اپنی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں اہالیان ربوہ میں سے ایک کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ مکرم مرزا عبد الحمید صاحب کا نکاح محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ فیملی پلاننگ آفیسر بنت محترم مرزا احمد بیگ صاحب افسر ساہیوال سے چھ ہزار مہر پر مکرم مولوی لطیف احمد صاحب مربی سلسلہ نے مسجد احمدیہ ساہیوال میں ۲۲ مارچ ۷۳ء کو بعد نماز مغرب پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

# ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۱۹ امان ۱۳۵۲ ہش کو اپنے فضل سے بچی عطا فرمائی ہے جو مکرم میاں دین محمد صاحب کی پوتی اور مکرم عبد الحق صاحب خادم کی نواسی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "عطیۃ القدیر" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور اپنے فضلوں کی وارث بنائے آمین۔

(عبد المالک ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)


## ضرورت

ربوہ میں ۲ چھوٹے بچوں کو جو کہ قریباً ۸ سال سے لے کر ۱۰ سال تک عمر کے ہیں پڑھائی کے لئے بھجوایا ہے اور ان کے ساتھ ایک دیندار اور مہذب عورت کی ضرورت ہوگی جو کہ ان کے کھانے وغیرہ اور دیگر ضروریات کی دیکھ بھال کر سکے۔ الگ مکان میں رہائش ہوگی۔ خواہشمند مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں ساتھ ہی تنخواہ وغیرہ کا بھی لکھ بھجوائیں۔

سمیع اللہ شفا میڈیکو لیگل ٹیکنیشن نمبر ۲۷۔ چوک میو ہسپتال لاہور

## سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجربہ روزگار سرمہ
سرخی آنکھوں کی بیشتر امراض
خارش۔ پانی بہنا۔ موتیا بند ککرے وغیرہ کیلئے
لاجواب تحفہ قیمت فی شیشی ۲۵ پیسے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

## دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ ایپی کیوریز ٹوتھ کیور دانتوں کا بہترین علاج ہیں
تفصیلی رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کلینک ربوہ فون ۶۶

## ہماری ادویات

نمک نور — پیٹ کے جملہ امراض کیلئے ۵۰ ٹکیہ ۱/۳۰
نور امرت دھارا — ۱۰۰ بیماری ایک دوا شیشی کلاں ۱/۲۵ خورد ۶۲ پیسے
امرت بوٹی — جسم کو مضبوط بنائے ۶۰ گولی ۵/-
روپ نکھار — رنگت کو نکھارتا ہے۔ فی شیشی ۲/۵۰
سرمہ نور عالم — آنکھوں کی جملہ امراض کیلئے فی شیشی ۶۲ پیسے

[illegible]
ناصر ہومیو کلینک سٹور ربوہ

براہ راست منگوانے کا پتہ شاہ نور فارمیسی [illegible] سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب کی وفات کے المناک سانحہ پر طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ ربوہ کی قرارداد تعزیت

## محترم میر صاحب مرحوم زندگی کے آخری سانس تک جامعہ احمدیہ کی ترقی کیلئے دلسوزی اور لگن سے کوشاں رہے

طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ کا یہ اجلاس مکرم و محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب طاب مثواہ و اعلیٰ درجاتہ فی علیین کی اندوہناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس ادارہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے اس لئے رکھی گئی تھی تا اس ... ... ... ... ادارے کے فارغ التحصیل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قائم مقامی میں جماعت کی علمی خدمات سرانجام دیں اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سربکف مجاہد ہوں مرحوم میر صاحب اس ادارہ کے سولہ برس تک سربراہ رہے۔ انہوں نے حضرت مسیح پاک کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے زندگی کے آخری سانس تک جس درد، دل سوزی اور لگن سے کام کیا اس کے نتائج آج ظاہر و باہر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج جامعہ احمدیہ کا ہر فرزند آپ کی جدائی کو شدت سے محسوس کرتا ہے۔

آپ سے پہلے ایک نازک وقت میں آپ کے والد محترم حضرت سیّد میر اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مدرسہ احمدیہ کا سربراہ مقرر فرمایا تھا اور احباب جماعت جانتے ہیں کہ کس طرح حضرت میر صاحب نے مدرسہ احمدیہ کی کایا پلٹ کر رکھدی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے سہارے ایک فتنہ پرواز کی ہر امید کو ناکام و نامراد بنایا تھا۔

سچ ہے الولد سرٌ لابیہ۔ اس عظیم باپ کا یہ عظیم فرزند۔ خلیفۂ وقت کی بے مثال اطاعت، شفقتگی اور رہنمائی کی مشعل ہاتھ میں لئے وابستگان جامعہ کی علمی اور عملی ترقی کے لئے کوشاں رہا۔ جامعہ کی ترقی اور بہبود کے لئے انہوں نے دن رات ایک کر دیئے اور حق یہ ہے کہ اس غرض کے لئے انہوں نے اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی۔ آپ کی یہ کوشش تھی کہ طلباء کا علمی معیار بلند ہو وہ جفاکش اور وقت کے پابند ہوں سلسلہ کی ہر خدمت کے لئے خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر والہانہ رنگ میں لبیک کہنے والے ہوں۔

وہ نہ صرف اساتذہ کے ہمدرد ساتھی بلکہ طلباء کے دوست ان کی ہر فکر کو اپنی فکر اور ان کے ہر دکھ کو اپنا دکھ سمجھتے تھے رمضان کے مقدس مہینہ میں وہ اپنے آقا و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ "شد مئزرہ" پر عمل کرتے ہوئے طلباء کو ساتھ لے کر کمر کس لیتے اور صرف زبانی ہدایات سے نہیں عملی نمونہ سے راہنمائی فرماتے کہ یہ بابرکت مہینہ جاگنے اور عبادت کے لئے ہے سونے اور آرام کے لئے نہیں۔

الغرض جامعہ کی یہ ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مرحوم کی مساعی کی مرہون منت ہے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ سے نہایت درد اور ادب سے معروض ہیں کہ ہم اساتذہ اور طلباء بھی محترم میر صاحب کے پس ماندگان میں سے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جامعہ کے اساتذہ اور طلباء کو حضرت مسیح پاک اور آپ کے خلفاء کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سلسلہ کے ہر حکم اور آواز پر ہم اوّلین لبیک کہنے والے ہوں اور جس طرح مرحوم مغفور نے زندگی کے آخری لمحات میں ہمیں پیغام دیا ہے ہماری تمام صلاحیتیں سلسلہ کے لئے وقف ہوں۔ خلیفۂ وقت کی آنکھ ہمیشہ ہماری جانب سے ٹھنڈی رہے۔ اسلام اور احمدیت کے لشکر میں اس ادارہ کے وابستگان ہراول دستہ ہوں ہمارے خون کا ہر قطرہ اور آخری قطرہ بھی اسلام اور احمدیت کی فتح کے لئے بہے۔ نیز دعا فرمائیں کہ ہم سے جدا ہونے والے قائد کو اس کی التجا کے مطابق رحیم و کریم آسمانی آقا بغیر حساب کے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اسے نفس مطمئنہ عطا ہو۔ خدا کی رضا کی آغوش اس کا مسکن ہو اور اس کی ابدی رحمتوں کے اشجار تلے اس کا بسیرا ہو۔ اور اس کی روح کو اس کے مالک حقیقی کی یہ ندا سنائی دے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ
ارجعی الیٰ ربك راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی
وادخلی جنتی ؕ

والسّلام

ہم ہیں طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ ربوہ

## زکوٰۃ امام وقت کے پاس آنی چاہیئے

کسی صاحب نصاب فرد یا عہدیدار جماعت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم یا اس کا کوئی حصہ از خود کسی جگہ خرچ کرے۔ اگر کسی صاحب نصاب کے نزدیک اس کا کوئی غریب رشتہ دار یا کوئی اور مقامی شخص امداد دیئے جانے کا مستحق ہو تو صاحب نصاب دوست کو چاہیئے کہ اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ ان میں تقسیم کرنے کے لئے حضور اقدس سے قبل از وقت منظوری حاصل کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ کے مال پر زکوٰۃ دینے والے یا زکوٰۃ جمع کرنے والے کا کوئی تصرف نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ کی تقسیم کا حق صرف امام وقت کا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

## مرکزی بزم حسن بیان کے چوتھے اجلاس کی مختصر روداد

ماہ اپریل کے شروع میں شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مرکزی بزم حسن بیان کا چوتھا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل بعد نماز عصر ایوان محمود کے لان میں اپنی سابقہ روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم منظور احمد صاحب منصور طالب علم جامعہ احمدیہ نے کی۔ ازاں بعد اس اجلاس کے خصوصی مہمان اور مقالہ نگار محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے 'فری میسن تحریک کا ماضی اور حال' کے عنوان پر ایک گھنٹہ تک اپنا تحقیقی اور معلومات افزا مقالہ پڑھا مقالہ کے بعد صاحب صدر کی اجازت سے نصف گھنٹہ تک سامعین کے سوالات کا اور فاضل مقالہ نگار کی طرف سے جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر میں مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تعلیم نے محترم چوہدری صاحب موصوف اور حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ صاحب صدر نے صدارتی ریمارکس میں شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد ہونے والے ان جلسوں کی تعریف فرمائی۔ اور خصوصاً اس مقالہ کی افادیت کو سراہا۔ صاحب صدر نے احباب جماعت کو علمی اور تحقیقی کاوشیں جاری و ساری رکھنے کی بھی تلقین فرمائی۔ اس اجلاس میں ربوہ اور قریبی مجالس خدام الاحمدیہ سے کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت فرمائی۔

## درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا رفیع محمود عمر چار سال آنکھ و گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت اس کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد قمر۔ سکندر آباد۔ میانوالی۔

## داخلہ ایم اے عربی تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم اے عربی کلاس میں داخلہ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۷۳ء سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔

مستحق اور قابل طلبہ و طالبات کو میاں عطاء اللہ میرٹ سکالرشپ دیا جائے گا جو بشرط محنت و عمدہ کارکردگی دو سال جاری رہے گا۔

طالبات کے لئے تدریس کا باپردہ انتظام ہے اور رہائش کے لئے ہوسٹل جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں عمدہ انتظام موجود ہے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایم اے عربی کے نتائج کا گزشتہ سالوں میں ریکارڈ خدا تعالیٰ کے فضل سے شاندار ہے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں پوزیشنیں بھی لیتے رہے ہیں اور ماحول نہایت پرسکون ہے۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب کریں۔

محمد علی چوہدری
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ